رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

(ایک دن وہ بھی آنیوالا ہے جبکہ جو لوگ کافر ہو بیٹھے ہیں اکثر دل سے چاہیں گے کہ کاش (ہم بھی) مسلمان ہوتے

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ

(اے رسولؐ) انھیں انکی حالت پر رہنے دو کہ کھا (پی) لیں اور (دُنیا کے چند روز) چین کرلیں اور (انکی)

يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ

تمنائیں[۱] انہیں بھول تماشے میں لگائے رہیں عنقریب ہی (اس کا نتیجہ) انہیں معلوم ہو جائیگا اور ہم نے بھی کوئی بستی تباہ نہیں

مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا

کی مگر یہ کہ اُس کی تباہی) کیلئے (پہلے ہی سے) کچھ لکھی ہوئی میعاد مقرر لکھی ہوئی تھی۔ کوئی امت اپنے وقت سے آگے نہ

يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے (اے رسول کفار مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اے وہ شخص (جس کو یہ سودا ہے کہ اسپر

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ

وحی و کتاب نازل ہوئی ہے تو تو (اچھا خاصا اسٹری ہے اگر تو اپنے دعوے میں سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا

سامنے کیوں نہیں لاکھڑا کرتا (حالانکہ) ہم فرشتوں کو کھلم کھلا بس عذاب کے ساتھ فیصلہ ہی کے لئے بھیجا کرتے ہیں

بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٨ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

اور (اگر فرشتے نازل ہو جائیں تو پھر انکو (جان بچانیکی) مہلت[۲] بھی نہ ملے۔ بیشک ہم ہی نے قرآن[۳]

الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ

نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں۔ اور (اے رسول) ہم نے تم سے پہلے بھی اگلی امتوں میں

قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ

(اور بھی بہت سے) رسول بھیجے اور انکی بھی یہی عادت تھی کہ) ان کے پاس کوئی رسول نہ آیا

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ

مگر اُن لوگوں نے اسکی ہنسی ضرور اڑائی ہم (گویا خود) اسی طرح (گمراہی) کو (اُن)

[۱] اسی وجہ سے جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میں تمہاری نسبت دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں ایک تو نفسانی خواہش کی پیروی سے کیونکہ یہ قلب کو بند کر دیتی ہے اور حق سے باز رکھتی ہے دوسرے آرزوؤں کی درازی سے کیونکہ یہ آخرت کو بھلا دیتی ہے

[۲] مطلب ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لیکر آیا کرتے ہیں اور پھر جب عذاب آچکا تو مہلت کیسی۔ ۱۲ [۳] ذکر کے ایک تو قرآن مراد ہے جسکو میں نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے تب اسکی نگہبانی کا مطلب ہے کہ ہم اس کو ضائع و برباد نہ ہونے دیں گے پس اگر تمام دنیا میں ایک نسخہ بھی قرآن مجید کا اپنی اصل حالت پر باقی ہو تب بھی یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ محفوظ ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اسمیں کسی قسم کا کوئی تغیر تبدل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے کہ سے کم اس میں تو شک ہی نہیں کہ ترتیب بالکل بدل دی گئی اور یہ مطلب بھی نہیں کہ ہر ہر فرد کو محفوظ رکھیں گے کیونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانوں کی کثرت سے روزانہ سینکڑوں ہزاروں اوراق قرآن کے برباد کئے جاتے ہیں دوسرے ذکر سے مراد جناب رسالتمآبؐ ہیں تب مطلب یہ ہوگا کہ کفار کے شر سے خدا تم کو محفوظ رکھے گا اور اس لفظ ذکر سے خدا نے حضرت رسولؐ کو دوسرے مقام پر یوں یاد کیا ہے۔ قد انزل اللہ الیک ذکرا رسولا یتلو علیکم ایات اللہ الآیہ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ

گنہگاروں کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ کفار اس (قرآن) پر ایمان نہ لائیں گے اور یہ کچھ انوکھی

سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ

بات نہیں اگلوں کی روش بھی (ایسے ہی) رہا کی ہے اور اگر ہم اپنی (قدرت سے) آسمان کا ایک دروازہ

فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ

بھی کھولدیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اس دروازے سے آسمان پر چڑھ بھی جائیں تب بھی یہی کہیں گے

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ

کہ ہو نہو ہماری آنکھیں (نظر بندی سے) متوالی کردی گئیں یا نہیں تو ہم لوگوں پر جادو کیا گیا ہے اور ہم ہی

جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ

نے آسمان میں ۱۵ برج بنائے اور دیکھنے والوں کے واسطے ان کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر

حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

شیطان مردود (کی آمد و رفت) سے انھیں محفوظ رکھا۔ مگر جو شیطان چوری چھپے (وہاں کی کسی

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

بات پر کان لگائے۔ تو شہاب کا ۱۵ دہکتا ہوا شعلہ اسکے (کھدیڑنے کو) پیچھے پڑ جاتا ہے اور

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

زمین کو (بھی اپنے مخلوق کے رہنے سہنے کو) ہم ہی نے پھیلایا اور اسمیں (میخ کی طرح) پہاڑ دونکے لنگر

شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَ

ڈالدیئے اور ہمنے اسمیں ہر قسم کی مناسب چیز اگائی۔ اور ہم ہی نے انھیں تمھارے واسطے زندگی

مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا

کے ساز و سامان بنا دیئے اور ان جانوروں کیلئے بھی جنھیں تم روزی نہیں دیتے اور ہمارے یہاں

عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

تو ہر چیز کے (بیشمار) خزانے (بھرے) پڑے ہیں اور ہم (اسمیں سے) ایک بندھی تلی مقدار بھیجتے رہتے

۱۵ آٹھواں آسمان جسے شریعت میں کرسی کہتے ہیں اس کی خرنزہ کی قاشوں کے سے بارہ ٹکڑے برابر کے ہیں انھیں کو برج کہتے ہیں انکے نام یہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سلطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ان میں سے ہر ایک میں آفتاب تو ایک مہینہ رہتا ہے اور ماہتاب ایک ہی مہینہ میں سب برجوں کو طے کرتا اور ہر برج میں ڈھائی دن رہتا ہے

۱۵ کبھی کبھی رات کو جو ستارہ ٹوٹتا ہوا دکھائی دیتا ہے اُسے شہاب کہتے ہیں خدا کا نظام یوں واقع ہوا ہے کہ پہلے انتظام دنیا کے متعلق خدا کے جو احکام فرشتوں کے حوالہ ہوتے تو شیاطین جن کی آمد و رفت ہر آسمان پر تھی ان باتوں کو سُنکر کاہنوں سے بیان کر دیتے اور وہ لوگ پیشینگوئی کے طور پر لوگوں سے بیان کرتے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کے بعد شیاطین کی آمد و رفت چوتھے آسمان تک بند کر دی گئی اور جب حضرت رسول کی ولادت ہوئی تو کل آسمانوں سے منقطع کر دی گئی مگر پھر بھی آسمان کے قریب قریب جاتے اور کچھ باتیں چوری چھپے سُن لیتے تو ان کی تنبیہ کے لئے شہاب پھینکا جاتا اور یہ لوگ مار بھگا دیئے جاتے ہیں یہ باتیں اگرچہ نئے خیال والوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوں مگر سچ یہ ہے کہ یہ باتیں انسانی معمولی عقل سے باہر ہیں اور ہم کو ان میں زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں جب خدا نے بیان کر دیا ہے تو ہمیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے چپکے مان لینا چاہیئے۔ ۱۲

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

ہیں اور ہم ہی نے وہ ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے لہ بھرے ہوئے ہیں پھر ہم ہی نے آسمان سے پانی برسایا

فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا

پھر ہم ہی نے تمکو گوں کو وہ پانی پلایا اور تم لوگوں نے تو کچھ اسکو جمع کر کے نہیں رکھا تھا اور اسمیں شک

لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

نہیں کہ ہم ہی (لوگوں کو) جلاتے ہیں اور ہم ہی مار ڈالتے ہیں۔ اور پھر ہم ہی (سب کچھ) والی وارث ہیں

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

اور بیشک ہمنے تم میں سے ان لوگوں کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا جو پہلے ہو گذرے اور ہم نے انکو بھی جان لیا جو بعد

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ

کو آنیوالے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ تیرا پروردگار وہی ہے جو ان سبکو قیامت میں قبروں سے اٹھائیگا بیشک وہ حکمت والا

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

واقفکار ہے اور بے شک ہم ہی نے آدمی کو (خمیر دی ہوئی) سڑی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ

کیا اور ہم ہی نے جنات کو آدمی سے (بھی) پہلے بے دھوئیں کی تیز آگ سے پیدا کیا اور

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ

(اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک آدمی کو

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ

خمیر دی ہوئی مٹی سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگے پیدا کرنیوالا ہوں تو جسوقت میں اسکو ہر طرح سے درست

نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

کر چکوں اور اسمیں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو سب کے سب اسکے سامنے سجدہ میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

غرض فرشتے تو سب کے سب سربسجود ہو گئے مگر ابلیس (ملعون) کہ اسنے

لہ زمین کا تین چوتھائی تو تہ تب ہے جسے سمندر کہتے ہیں اور چوتھائی پانی کے اوپر اسی وجہ سے اس کا نام ربع مسکون ہے آفتاب کی گرمی سے سمندر اور ہر گیلی چیز سے بھاپ اٹھتی ہے اور اوپر جا کر ٹھنڈی ہو کر ابر کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر جب اس میں زیادہ ٹھنڈک پہنچنے سے نچوڑ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پانی برس جاتا ہے اور ہوا ہی بھاپ کو اوپر لے جاتی اور اڑائے پھرتی ہے اس وجہ سے فرما دیا کہ ہوا ہی بادلوں کو پانی سے بار دار کر دیتی ہے ۱۲-۱۲-۱۲

اَبٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبۡلِیۡسُ

سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا (اسپر خدا نے) فرمایا اور شیطان

مَا لَکَ اَلَّا تَکُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِیۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ اَکُنۡ

آخر تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ شامل نہ ہوا وہ اڈھٹائی سے) کہنے لگا میں ایسا گیا گزرا تو ہوں

لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ

نہیں کہ ایک ایسے آدمی کو سجدہ کر بیٹھوں جسے تو نے سڑی ہوئی کھنکھن بولنے والی مٹی سے پیدا

مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡہَا فَاِنَّکَ رَجِیۡمٌ ﴿۳۴﴾ وَّ

کیا ہے خدا نے فرمایا (نہیں تو) تو بہشت سے نکل جا (دور ہو) کہ بیشک تو مردود ہے اور

اِنَّ عَلَیۡکَ اللَّعۡنَۃَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ

یقیناً تجھ پر روز جزا تک پھٹکار برسا کرے گی شیطان نے کہا کہ اے میرے پروردگار خیر تو مجھے

فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ

اس دن تک کی مہلت دے جبکہ (لوگ دوبارہ زندہ کرکے) اُٹھائے جائینگے خدا نے فرمایا وقت[۱] مقرر کے

الۡمُنۡظَرِیۡنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ

دن تک کی تجھے مہلت دی گئی شیطان نے کہا اے میرے پروردگار چونکہ تو نے مجھے راستے سے

رَبِّ بِمَاۤ اَغۡوَیۡتَنِیۡ لَاُزَیِّنَنَّ لَہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ

الگ کیا میں بھی انکے لئے دُنیا میں (ساز و سامان کو عمدہ کرکے دکھاؤں گا اور ان سب کو ضرور بہکاؤں گا

لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۴۰﴾

مگر ان میں سے تیرے نرے کُمرے خاص بندے (کہ وہ میرے بہکانے میں نہ آئینگے)

قَالَ ہٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسۡتَقِیۡمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ

خدا نے فرمایا کہ یہی راہ سیدھی[۲] ہے کہ مجھ تک (پہنچتی) ہے جو میرے مخلص بندے ہیں اُن پر تجھے

لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡغٰوِیۡنَ ﴿۴۲﴾

کسی طرح کی حکومت نہ ہوگی مگر ہاں گمراہوں میں سے جو تیری پیروی کرے (اسپر تیرا زور چل جائیگا)

[۱] اس سے بھی صاف واضح طور پر رجعت کا ثبوت معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے اس سوال پر کہ مجھے قیامت تک کی مہلت دے خدا نے ہاں نہیں فرمایا بلکہ یہ کہا کہ تجھے ایک خاص وقت تک کی مہلت دی گئی اور اگر قیامت تک مہلت دینا منظور ہوتا تو صرف اچھا یا ہاں کہدینا کافی ہوتا اس کی تفصیل دینیات کی تیسری کتاب ہدیۂ حقیقت میں دیکھو۔ ۱۲

[۲] یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق ہے لیکن اس میں علاوہ بھونڈے سنتے ہونے کے ایک بڑی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس صورت میں ایک نیا جملہ محذوف ماننا پڑیگا چنانچہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اصل اسکی یوں ہوگی ھذا صراط علی حق علی ان اراعیہ حالانکہ محذوف ماننا اور وہ بھی جملہ کا ہر عبارت کے لئے عیب ہے خصوصاً قرآن کے واسطے تو کسی طرح جائز ہی نہ ہوگا اسکے علاوہ اس صورت میں خدا پر کلام و خیال کرنے کا وجوب ثابت ہوگا حالانکہ اہلسنت کسی چیز کو خدا پر واجب نہیں کہتے ان ہی خرابیوں پر نظر کرکے بعض قراء نے ھذا صراط علی مستقیم پڑھا ہے اور اسکو بیضاوی نے ذکر کیا ہے اس بنا پر علی فعیل کے وزن پر بلند کے معنے میں ہوگا اور آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بلند راستہ سیدھا ہے حالانکہ یہ توجیہ بھی صحیح نہیں کیونکہ راستہ کی خوبی سیدھا ہونا ہے نہ بلند ہونا ہاں کے علاوہ بلندی ایک نسبتی اور نسانی چیز ہے پستی ہو تو بلندی ہو اور جب پستی بلندی دونوں پائی گئی تو راستہ سیدھا ہو ہی نہیں سکتا اور جب دونوں صورتیں صحیح نہ رہیں تو اب تیسری قراءۃ ھذا صراط علی مستقیم کی صحت میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ اور اسمیں کوئی لفظی خرابی لازم آتی ہے نہ معنوی اور اسکا مطلب ہوگا کہ یہ علی کی راہ سیدھی راہ ہے۔ اور اسمیں خدا کیطرف سے حضرت علی کے نام کی تصریح اور اعلان عام ہے کہ حضرت ہی کا دین سیدھا اور مستقیم ہے اور ان ہی کے ذریعہ سے جنت میں پہنچیں گے اور یہ آپ کا شرف عظیم اور فخر جسیم ہے۔ اور یہی تفاسیر اہلبیت کا بھی منشا ہے اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو حسن بصری سے منقول ہے۔ ۴۴

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ ۴۳ لَهَا سَبْعَةُ

اور (ہاں یہ بھی یاد رہے کہ) ان سب کیواسطے (آخری) وعدہ بس جہنم ہے جسکے سات دروازے

اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ ۴۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

ہوں گے ہر دروازے (میں جانے) کے لئے ان گمراہوں کی الگ الگ ٹولیاں ہونگی اور پرہیزگار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ ۴۵ ؕ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ ۴۶

تو (بہشت کے) باغوں اور چشموں میں یقیناً ہوں ہی گے (داخلہ کے وقت فرشتے کہینگے کہ) انمیں سلامتی اطمینان سے

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ

چلے چلو اور (دنیا کی تکلیفوں سے) جو کچھ انکے دل میں رنج تھا اسکو بھی ہم نکال دینگے اور یہ باہم ایک دوسرے کے آمنے سامنے

مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ ۴۷ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا

تختوں پر اس طرح بیٹھے ہونگے جیسے بھائی بھائی انکو بہشت میں تکلیف چھوئیگی بھی تو نہیں اور نہ کبھی اسمیں سے

بِمُخْرَجِيْنَ ۝ ۴۸ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ۴۹

نکالے جائینگے (اے رسول) میرے بندوں کو آگاہ کردو کہ بیشک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں مگر ساتھ ہی اس کے

وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ ۵۰ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ

یہ بھی یاد رہے کہ بیشک میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے اور انکو ابراہیمؑ کے مہمان کا حال سنادو کہ جب یہ

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ ۵۱ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ

ابراہیم کے پاس آئے تو (پہلے) انھوں نے سلام کیا ابراہیم نے جواب سلام کے بعد کہا کہ ہمکو تو تمسے ڈر معلوم

قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ ۵۲ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

ہوتا ہے انھوں نے کہا آپ مطلق خوف نہ کیجئے (کیونکہ) ہم تو آپ کو ایک دانا (و بینا) فرزند (کے پیدائش) کی خوشخبری دیتے

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ ۵۳ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

ہیں ابراہیم نے کہا (بیٹے کے ہونے کی) کیا مجھے خوشخبری دیتے ہو جب مجھ پر بڑھاپا چھا گیا تو پھر اب کاہے

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ ۵۴ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ

کی خوشخبری دیتے ہو وہ فرشتے بولے ہمنے آپ کو بالکل ٹھیک خوشخبری دی ہے تو آپ بارگاہ خداوندی

ع ۴ ۱۹ ۳

ف ۱ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کی کہ میں آپکے نزدیک زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہؑ آپنے فرمایا زیادہ محبوب ہے اور تم زیادہ عزیز ہو اور گویا میں تمہارے ساتھ حوض کوثر پر ہوں اور تم وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہو اور حوض کوثر پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں ٹوٹنی والی کنٹر رکھتے ہیں اور تم حسن حسین فاطمہ عقیل اور جعفر بہشت میں ہو اور ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے اور تم میرے ساتھ ہو اور تمہارے شیعہ بہشت میں ہوں گے اس وقت آپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے تمام مہاجر میں بھائی چارہ قرار دیا اور جناب امیرؑ کو چھوڑ دیا تو آپنے حضرت رسولؐ سے عرض کی یا رسول اللہ جب میں نے دیکھا کہ آپ نے میرے سوا اصحاب میں بھائی چارہ قرار دیا تو نا امیدی اور یاس کی وجہ سے میری روح نکلنے لگی اور میری کمر ٹوٹ گئی تو اگر کمی خفگی کی وجہ سے ہے تو معاف فرمائیے آپنے فرمایا اے علیؑ قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں نے تمہیں صرف اپنے واسطے پیچھے کیا ہے تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ اور تم میرے وارث ہو حضرت علیؑ نے عرض کی میں آپ کا کس چیز میں وارث ہونگا آپنے فرمایا جن چیزوں میں انبیاء کے وارث ہوتے ہیں پھر پوچھا آخر انبیاء کے وارث کن کن چیزوں کے ہوتے ہیں فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی حدیث کے اور تم میرے ساتھ میرے قصر میں جنت میں فاطمہؑ کے ساتھ رہوگے اور تم میرے بھائی اور میرے رفیق ہوگے اسکے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا ہم سب باہم خدا کے بارے میں دوست ہیں کہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتا ہوگا در منثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۳ مطبوعہ مصر ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا قصہ

الْقَانِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ

سے ناامید نہ ہوں ابراہیم نے کہا گمراہوں کے سوا اور ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے

اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

ناامید لہ ہو (پھر) ابراہیم نے کہا اے (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہیں آخر کیا مہم

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ

درپیش ہے انھوں نے کہا کہ ہم تو ایک گنہگار قوم کی طرف عذاب نازل کرنے کیلئے بھیجے گئے ہیں مگر لوط کے

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۙ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا

لڑکے بالے کہ ہم اُن سبکو ضرور بچالیں گے مگر اُنکی بی بی لہ جسے ہم نے تاک لیا ہے کہ وہ ضرور (اپنے لڑکے بالونکے ساتھ پیچھے

لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

(عذاب میں) رہ جانیوالی غرض جب (خدا کے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے بال بچونکے پاس آئے تو لوط نے کہا تم تو

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا

(کچھ) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہو) فرشتوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم تو آپکے پاس وہ (عذاب) لیکر آئے ہیں جسکے بارے

كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

میں آپ کی قوم کے لوگ شک رکھتے تھے (کہ آئے نہ آئے) اور ہم آپکے پاس عذاب کا قطعی حکم لیکر آئے ہیں

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا

اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں بس تو آپ کچھ رات رہے اپنے لڑکے بالونکو لیکر نکل جائیے اور آپ سب کے پیچھے رہیئے گا

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

اور ان لوگوں میں سے کوئی مڑکے پیچھے نہ دیکھے اور جدھر (جانے) کا حکم دیا گیا ہے (شام) اُدھر (سیدھے) چلے جاؤ اور ہم نے لوط کے

قَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ

پاس اس امر کا قطعی فیصلہ کہلا بھیجا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹ ڈالی جائے گی اور (یہ باتیں ہو ہی رہی

مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

تھیں کہ) شہر کے لوگ (مہمانوں کی خبر سنکر بری نیت سے) خوشیاں مناتے ہوئے آپہنچے لوط نے (انسے) کہا کہ یہ

لہ مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں بلکہ بڑھاپے کی وجہ سے تعجب ہوتا ہے ۱۲-۱۲

لہ اس سے اضح ہو کہ اگر ایمان درست نہ ہو تو کوئی قرابت یا رشتہ داری کام نہیں آتی اگرچہ کوئی پیغمبر کا بیٹا یا بی بی ہی کیوں نہ ہو اسی بنا پر تو امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ بہشت پرہیزگاروں کے لئے ہے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ نافرمانوں کے واسطے ہے اگرچہ سید قریشی ہو۔ ۱۲-۱۲-۱۲

ع ۱۶

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝٦٨ وَاتَّقُوا
لوگ میرے مہمان ہیں تو تم (انھیں ستا کر) مجھے رسوا بدنام نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے ذلیل نہ کرو
اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝٦٩ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٠
وہ لوگ کہنے لگے کیوں جی ہمنے تمکو سارے جہان کے لوگوں (کے آنے کی) مناہی نہیں کردی
قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝٧١ لَعَمْرُكَ
تھی لوط نے کہا اگر تمکو (ایسا ہی) کرنا ہے تو یہ میری (قوم کی) بیٹیاں موجود ہیں (انسے نکاح کرلو اے رسول)
اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٢ فَاَخَذَتْهُمُ
تمھاری جان کی قسم یہ لوگ (قوم لوط) اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے (لوط کی سنتے کاہے کو) غرض سورج
الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝٧٣ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا
نکلتے نکلتے انکو (بڑے زور دھماکے) چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر ہمنے اسی بستی کو الٹ کر اسکے اوپر کے طبقہ کو اسکے نیچے
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٧٤ اِنَّ فِيْ
کا طبقہ بنا دیا اور اسکے اوپر پے در پے کھنگر کے پتھر برسا دیے اسمیں شک نہیں کہ اسمیں (اصلی بات سمجھنے والے) تاڑ جانیوالوں کے لئے
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝٧٥ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ
(قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور وہ الٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے راستہ پر ہے اسمیں تو شک ہی
مُّقِيْمٍ ۝٧٦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٧ وَاِنْ
نہیں کہ اسمیں ایمانداروں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور ایکہ کے رہنے والے (قوم شعیب
كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝٧٨ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ
قوم لوط کی طرح) بڑے سرکش تھے۔ تو انسے بھی ہمنے (نافرمانی کا) بدلہ لیا اور یہ دو کے بستیاں (قوم لوط و شعیب
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٩ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
کی) ایک کھلی ہوئی شاہراہ پر (ابھی تک موجود) ہیں اور (اسیطرح) حجر کے رہنے والوں (قوم صالح) نے بھی
الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٨٠ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا
پیغمبروں کو جھٹلایا اور (باوجودیکہ ہمنے انھیں اپنی نشانیاں دیں اس پر بھی وہ لوگ ان سے روگردانی کرتے رہے

۵ لہ تو سم کے اصل معنے تفرس اور جلد سمجھنے کے ہیں مگر میں نے محاورہ کے موافق ترجمہ کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ اپنی عقل اور سمجھ سے غور اور تامل کر کے پہچاننے والے اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے والے کے لئے قدرت خدا کی نشانیاں ہیں اور اسکی تفسیر میں جناب امیر سے روایت ہے کہ اصل متوسم حضرت رسول ﷺ تھے اور پھر میں ہوں اور میرے بعد ائمہ معصومین متوسم ہیں اور اسی وجہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام عصر ظہور کریگے تو ہر شخص کو اس علامت کی وجہ سے جو خدا نے مقرر کی ہے پہچان لیں گے کہ نیک ہے یا بد۔ ۱۲ ۵ لہ ایکہ کے معنے بن کے ہیں یہ لوگ مدین میں رہتے تھے اور چونکہ ان کے قریب ایک بہت بڑا بن تھا اس وجہ سے بن والے بھی کہلاتے ہیں ان کی شرارت پر حضرت شعیب ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے کا تفصیلی قصہ سورۂ اعراف میں گزر چکا ہے۔ ۱۲ ۵ لہ قوم شعیب کی بستی مدین اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ سب آس ہی پاس عرب سے شام کو جاتے ہوئے سرراہ اب بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ وہ تباہ ہوگئی ہیں مگر نشانات باقی ہیں۔ ۱۲ ۵ لہ حجر اس بستی کا نام ہے جس میں حضرت صالح کی قوم ثمود رہتی تھی یہ مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے۔ ان کا قصہ بھی سورہ ہود میں بتفصیل مذکور ہو چکا ہے۔ ۱۲

ع ۵ ۱۹ ۵

مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اور بہت دل جمعی سے پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے رہے۔ آخر

اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ

ان کو صبح ہوتے ہوتے ایک بڑی (زوروں کی) چنگھاڑ نے لے ڈالا پھر جو کچھ

اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا

وہ اپنی حفاظت کی تدبیریں کیا کرتے تھے (عذاب خدا سے بچانے میں) کہ کچھ بھی کام نہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ

آئیں اور ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حکمت و مصلحت سے پیدا کیا ہے اور قیامت یقیناً

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؕ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

ضرور آنیوالی ہے تو تم (اے رسول) ان کافروں سے شائستہ عنوان کے ساتھ درگذر کرو اسمیں شک نہیں کہ

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ

تمہارا پروردگار بڑا پیدا کرنے والا (اور) بڑا دانا (وبینا ہے) اور ہمنے تمکو سبع مثانی لے (سورہ حمد) اور قرآن

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

عظیم عطا کیا ہے اور ہم نے جو ان کفار میں سے کچھ لوگوں کو (دنیا کی مال و دولت سے) نہال کر دیا ہے تم اسکی طرف ہرگز

بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ

نظر بھی نہ اٹھانا اور نہ ان کی بیدینی پر کچھ افسوس کرنا اور ایمانداروں سے (اگرچہ غریب ہوں) جھک کر لے ملا کرو اور کہدو

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

کہ میں تو (عذاب خدا سے) صریحی طور سے ڈرانیوالا ہوں (اے رسول ہم ان کفار پر اسیطرح عذاب نازل کرینگے جسطرح

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

ہمنے ان لوگوں پر نازل کیا جنھوں نے قرآن کو بانٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا سے (بعض کو مانا اور بعض کو نہیں)

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾

تو (اے رسول) تمہارے ہی پروردگار کی (اپنی) قسم کہ ہم انسے جو کچھ یہ دنیا میں کیا کرتے تھے (بہت سختی سے) ضرور

لے سبع مثانی سورہ حمد کا نام ہے سبع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی بسم اللہ سمیت سات آیتیں ہیں اور مثانی اس وجہ سے کہ دو دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ معظمہ اور ایک دفعہ مدینہ میں نازل ہوا یا اس وجہ سے کہ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے سورہ حمد کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ خدا نے اسے قرآن کے مقابل قرار دیا ہے اور بعض کا قول ہے کہ سبع مثانی سے قرآن کے سات بڑے بڑے سورہ مراد ہیں۔ بقرہ آل عمران، نسا، مائدہ، انعام، اعراف، انفال واللہ اعلم ۱۲

لے واخفض جناحك کے لفظی معنے اپنے بازو جھکا کے ہیں مگر ہم نے محاورہ کے موافق یہ ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

لے ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں قرآن کے مطالب کو جو ان کتابوں کے مطابق مانتے تھے اور جو مخالف تھے انھیں نہیں مانتے تھے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قیامت ضرور آئے گی

قرآن کا عظمہ

تواضع کا حکم

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ

بازپرس کریں گے پس جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اسے واضح کر کے سنا دو اور مشرکین کی طرف سے منہ پھیر لو جو لوگ

عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾

تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں اور خدا کے ساتھ دوسرے پروردگار کو شریک ٹھہراتے ہیں ہم تمہاری

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

طرف سے انکے لئے کافی ہیں تو عنقریب ہی انہیں معلوم ہو جائے گا تم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ

جو ان (کفار و منافقین) کی باتوں سے دل تنگ ہوتے ہو ہم اس کو

بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ

ضرور جانتے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی حمد (وثنا) سے اسکی تسبیح کرو اور (اسکی

السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

بارگاہ میں) سجدہ کرنیوالوں میں ہو جاؤ اور جب تک تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو۔

اٰیاتہا ۱۲۸ | (۱۶) سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ (۷۰) | رکوعاتہا ۱۶

سورہ نحل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

(اے کفار مکہ) خدا کا حکم (قیامت گویا) آپہنچا تو (اے کافرو بیفائدہ) تم اسکی جلدی نہ مچاؤ جس چیز کو یہ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى

لوگ شریک قرار دیتے ہیں اس سے وہ خدا پاک و پاکیزہ اور برتر ہے وہی اپنے حکم سے اپنے بندوں میں

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ

سے جس کے پاس چاہتا ہے وحی دیکر فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دو کہ میرے سوا

ع ۱ ۱۶ ۳۰ ۶

اباتا ۱۲۸ | ثلثا ۱۶ | کلاتا ۱۴۸ | حرفا ۹۱۰۴

لہ حضرت رسول خدا جب شروع شروع دعوت اسلام دینے لگے تو کفار اس سے انکی ہنسی اڑاتے جب حضرتؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی ان لوگوں نے کہا ہم تھوڑا انتظار کرتے ہیں اگر تم باز آئے تو خیر ورنہ تم کو قتل کر ڈالیں گے حضرتؐ نے اس پر اپنا دروازہ بند کر لیا اور غمگین گھر میں بیٹھ رہے خدا نے اس کا عوض یہ کیا کہ انہی لوگوں کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کیا اور یوں حضرتؐ کی کفایت کی یہ لوگ اگرچہ بہت سے تھے مگر بانی فساد پانچ آدمی تھے ولید بن مغیرہ اسکے پاؤں میں راستہ چلتے تیر کی پیکان الجھی اور اس سے اس قدر خون جاری ہوا کہ فی النار ہو گیا، عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا گڑ کر ورم ہو گیا اور اسی میں مرا۔ ۳۔ اسود بن المطلب اندھا ہو کر مر گیا۔ ۴۔ اسود بن عبد یغوث جلندر سے ہلاک ہوا۔ ۵۔ حرث بن طلاطلہ الخزاعی کی ناک سے پیپ جاری ہوئی اور مر گیا۔ لہ اس سورہ میں خدا نے قیامت کا قریب ہونا، انسان کی فطرت خدا کی مختلف قدرتیں اور اس کے احسانات کفار مکہ کی جہالت پرہیزگار اور ان کی جزا ائمہ معصومین کی فضیلت اپنی توحید انسان کی عمر کی تقسیم قیامت کا اچانک آ جانا ہر پیغمبر اپنی امت کا گواہ قسم توڑنے کی مذمت نسخ..... کا حکم حرام چیزیں طریقہ ابراہیم کی پیروی کا حکم۔ لوگوں کی مکاری سے دل تنگ نہ ہونا وغیرہ ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲-۱۳-۱۴

إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

کوئی معبود نہیں تو مجھی سے ڈرتے رہو اسی نے سارے آسمان اور زمین مصلحت وحکمت

بِالْحَقِّ ۚ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ

سے پیدا کئے تو یہ لوگ جسکو اسکا شریک بتاتے ہیں اس سے وہ (کہیں) برتر ہے اسنے

مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ وَالْأَنْعَامَ

انسان کو نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکایک (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا اسی نے چارپایوں کو

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا

بھی پیدا کیا کہ تمھارے لئے اُن (کی کھال اور اُون) سے جڑا دل (کا سامان) ہے اسکے

تَأْكُلُونَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَ

علاوہ) اور بھی فائدے ہیں اور انہیں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور جب تم انھیں سرشام چراگاہ پر سے لاتے ہو اور جب سویرے

حِينَ تَسْرَحُونَ ۝ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ

ہی سویرے چراگاہ پر لیجاتے ہو تو ان کی وجہ سے تمھاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک بغیر بڑی جان کھپی

لَّمْ تَكُونُوا بٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ

کے پہونچ نہ سکتے تھے وہاں تک یہ چوپائے تمھارے بوجھ بھی اٹھائے لئے پھرتے ہیں اسمیں

لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَ

شک نہیں کہ تمھارا پروردگار بڑا شفیق مہربان ہے اور (اسی نے) گھوڑوں خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا)

الْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا

تاکہ تم ان پر سوار ہو اور (اسمیں) زینت (بھی) ہے (اسکے علاوہ) اور چیزیں بھی پیدا

تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَ

کرے گا جن کو تم نہیں جانتے ہو اور خشک و تر میں) سیدھی راہ

مِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ ع ۹

(کی ہدایت) تو خدا ہی کے ذمہ ہے اور بعض راستے ٹیڑھے ہیں اور اگر خدا

ع ۹

خدائی قدرتیں اور احسانات

لہ مطلب یہ ہے کہ ایک راستہ تو سیدھا ہے جو اسلام اور دین حق ہے اس کی ہدایت خدا کے ذمہ ہے۔ باقی راستے یا تو بالکل ٹیڑھے ہیں جیسے کفر کے راستے یا کچھ ٹیڑھے ہیں جیسے مذہب حق کے علاوہ اور مذاہب ۱۲

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ

چاہتا تو تم سب کو منزل مقصود تک پہنچا دیتا وہ وہی (خدا) ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا

وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ۝۱۰ یُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ

جسمیں سے تم پیتے ہو اور اس سے درخت شاداب ہوتے ہیں جنمیں تم (اپنے مویشیوں کو) چراتے

الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ

ہو اسی پانی سے تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور خرمے اور انگور

كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

اُگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل (پیدا کرتا ہے) اس میں شک نہیں کہ

یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ

اسمیں غور کرنیوالوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اسی نے تمہارے واسطے رات

وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

کو اور دن کو اور سورج اور چاند کو (تمہارا) تابع بنا دیا ہے اور ستارے بھی اسی کے حکم سے (تمہارے فرمانبردار ہیں) کچھ

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ

شک ہی نہیں کہ اسمیں سمجھدار لوگوں کے واسطے یقیناً (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں اور جو طرح

مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ

طرح کے رنگوں کی چیزیں اسنے زمین میں تمہارے نفع کے واسطے پیدا کیں کچھ شک نہیں

یَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ

کہ اسمیں بھی عبرت و نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور وہی

لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ

وہ خدا ہے جسنے دریا کو بھی تمہارے قبضہ میں کر دیا تاکہ تم اسمیں سے (مچھلیوں کا) تازہ تازہ گوشت کھاؤ

تَرَی الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

اور اسمیں سے زیور (کی چیزیں موتی وغیرہ) نکالو جن کو تم پہنا کرتے ہو اور تو کشتیوں کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

دیکھتا ہے کہ آمد و رفت میں) دریا میں (پانی کو) چیرتی پھاڑتی آتی جاتی ہیں اور (دیکھو کہ) تمہارے تابع اسلئے (کر

اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

دیا) کہ تم لوگ اسکے فضل (نفع تجارت) کی تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور اسی نے زمین میں (بھاری بھاری) پہاڑوں کو

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ

گاڑ دیا تاکہ (ایسا نہ ہو) زمین تمہیں لیکر کہیں جھک جائے اور تمہارے قدم نہ جمیں اور (اسی نے) ندیاں اور رستے (بنائے) تاکہ تم (اپنی

كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا

اپنی) منزل مقصود تک پہنچو اسکے علاوہ رستوں میں اور بہت سی نشانیاں (پیدا کیں) ہیں اور (بہت سے لوگ) ستاروں سے (بھی) راہ معلوم کرتے

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾

ہیں تو کیا جو (خدا اتنے) مخلوقات کو) پیدا کرتا ہے وہ اُن جیسوں کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے تو کیا تم (اتنی بات

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

بھی) نہیں سمجھتے اور اگر تم خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اس کثرت سے ہیں کہ) تم انہیں گن نہیں سکتے (تو) بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ تمہاری

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ

نافرمانی پر بھی نعمت دیتا ہے) اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو (غرض خدا سب کچھ) جانتا ہے (یہ کفار خدا

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ

کو چھوڑ کر جن لوگوں کو حاجت کیوقت پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے (بلکہ) وہ خود دوسروں کے بنائے ہوئے مُردے

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ

بیجان ہیں اور (اتنی بھی) خبر نہیں کہ کب (قیامت ہوگی اور مُردے کب اٹھائے جائیں گے (پھر کیا کام آئیں گے)

وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

تمہارا پروردگار یکتائے خدا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

ان کے دل ہی (اس وضع کے ہیں کہ ہر بات کا) انکار کرتے ہیں اور وہ بڑے مغرور

خدا کی نعمتوں کا شمار نہیں ہو سکتا۔

ہدایت کرنے والوں کی مذمت

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ

ہیں یہ لوگ جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اور جو کچھ ظاہر بظاہر کرتے ہیں (غرض سب کچھ)

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝۲۳ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

خدا ضرور جانتا ہے ہرگز تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴ لِيَحْمِلُوْٓا

تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ (اجی کچھ بھی نہیں بس) اگلوں کے قصے ہیں

اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ

(انکو بکنے دو) تاکہ قیامت کے دن اپنے (گناہ ہونگے) پورے بوجھ اور جن لوگوں کو انھوں نے بے سمجھے بوجھے

يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝۲۵ قَدْ

گمراہ کیا ہے انکے (گناہ ہونگے) بوجھ بھی ان ہی کو اٹھانے پڑینگے ذرا دیکھو تو کہ یہ لوگ کیسا بُرا بوجھ اپنے اوپر

مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

لادے چلے جا رہے ہیں بیشک جو لوگ انسے پہلے تھے انہوں نے بھی مکاریاں کی تھیں تو خدا (کا حکم) ان کے

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ

خیالات (کی عمارت کی جڑ بنیاد کیطرف سے آپڑا (بس پھر کیا تھا) اس خیالی عمارت کی چھت (انپر انکے

اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶ ثُمَّ يَوْمَ

اوپر سے دھم سے گر پڑی (اور سب خیالات ہوا ہو گئے) اور جدھر سے انپر عذاب آ پہنچا اسکی انکو خبر

الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ

تک نہ تھی (پھر اسی پر اکتفا نہیں) اسکے بعد قیامت کے دن خدا ان کو رسوا کریگا اور فرمائیگا کہ (اب بتاؤ) جنکو تم نے

كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

میرا شریک بنا رکھا تھا اور جنکے بارے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑتے تھے کہاں ہیں (وہ تو کچھ جواب دینگے نہیں مگر جن لوگوں کو

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۷

(خدا کی طرف سے) علم دیا گیا ہے کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور خرابی (سب کچھ) کافروں ہی پر ہے یہ وہ لوگ

(۳) ع ۴ (۹)

ل۱ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے دین میں پہلے پہل رخنہ ڈالا اور لوگوں کو گمراہ کیا یا جو لوگ دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کر کے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی تباہ کرتے ہیں ان پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہونگے جو انکے پیرو بنے اسی وجہ سے حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے تھے کہ بدعت کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو کیونکہ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے ۱۲

ل۲ یہ ترجمہ قرآن کے ظاہری الفاظ کے اعتبار سے ہے مگر بعض تفاسیر میں ہے کہ اس سے نمرود کا محل مراد ہے جو اس نے خدا کے حالات دریافت کرنے کے واسطے بابل میں بنایا تھا۔ اور پانچ ہزار ہاتھ اونچا تھا پھر آخر چشم زدن میں ہوا ہو گیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا

ہیں کہ جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ لوگ کفر کر کے) آپ اپنے اوپر ستم

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

ڈھاتے رہے تو اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ہم تو (اپنے خیال میں) کوئی

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲۸ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ

برائی نہیں کرتے تھے (تو فرشتے کہتے ہیں) ہاں جو کچھ تمہاری کرتوتیں تھیں خدا اس سے خوب اچھی طرح واقف ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ ۲۹ وَقِيْلَ

(اچھا تو) جہنم کے دروازوں میں جا داخل ہو اور اسمیں ہمیشہ رہو گے غرض تکبر کرنیوالوں کا بھی کیا برا ٹھکانا ہے اور

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ

جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں (سب) اچھے سے

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ

اچھا جن لوگوں نے نیکی کی ان کے لئے اس دنیا میں (بھی) بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور آخرت کا

وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۳۰ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

گھر تو (ان کے لئے) اچھا ہی ہے اور پرہیزگاروں کا بھی (آخرت کا) گھر کیسا عمدہ ہے وہ سدا بہار

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ

(ہرے بھرے) باغ ہیں جنمیں (بے تکلف) جا پہنچیں گے اُنکے نیچے (نیچے) نہریں جاری ہونگی اور یہ لوگ جو

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۳۱ الَّذِيْنَ

چاہیں گے انکے لیے مہیا ہے یوں خدا پرہیزگاروں (کو انکے کیئے) کی جزا عطا فرماتا ہے (یہ) وہ لوگ ہیں جن کی

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ ۙ

روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے (نہایت

عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۳۲

تپاک سے) کہتے ہیں سلام علیکم جو نیکیاں دنیا میں تم کرتے تھے اسکے صلہ میں جنت میں (بے تکلف) چلے جاؤ (اے رسول) کیا

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ

یہ (اہل مکہ) اسی بات کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے (قبض روح کو) آ ہی جائیں یا (انکے ہلاک کرنیکا) تمہارے پروردگار کا

أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَمَا

عذاب ہی آ پہنچے جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں وہ ایسی باتیں کر چکے ہیں اور خدا نے ان پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ لوگ

ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾

خود (کفر کی وجہ سے) اپنے اوپر آپ ظلم کرتے رہے پھر جو جو کرتوتیں ان کی تھیں ان کی سزائیں بُرے نتیجے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

ان کو ملے اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اسی نے انھیں (چاروں طرف سے) آگھیرا

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ

اور مشرکین کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے

مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا

سوا کسی اور چیز کی عبادت کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

اور نہ ہم بغیر اس (کی مرضی) کے کسی چیز کو حرام کر بیٹھتے جو لوگ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾

پہلے ہو گذرے ہیں وہ بھی ایسے (حیلہ حوالہ کی) باتیں کر چکے ہیں تو (کہا کریں) پیغمبروں کو تو اسکے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

سوا احکام کو صاف صاف پہنچا دیں اور کچھ بھی نہیں اور ہمنے تو ہر امت میں ایک (نہ ایک) رسول اس بات کے لئے ضرور بھیجا

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ

کہ لوگو خدا کی عبادت کرو اور بتوں (کی عبادت) سے بچے رہو غرض ان میں سے بعض کی تو خدا

وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي

نے ہدایت کی اور بعض (کے سر) پر گمراہی سوار ہو گئی تو ذرا تم لوگ روئے زمین پر چل پھر کر

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾

دیکھو تو کہ (پیغمبران خدا کے) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (اے رسول) اگر تم کو ان لوگوں کے

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ

راہ راست پر لانیکا ہو کا ہے (تو بے فائدہ ہے) کیونکہ خدا تو ہرگز اس شخص کی ہدایت نہیں کریگا جسکو (نااہل ہونیکی وجہ سے)

يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور نہ انکا کوئی مددگار ہے کہ عذاب سے بچالے اور (کفار خدا کی جتنی قسمیں انکے امکان میں تھیں کھا کر کہتے ہیں

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا

کہ جو شخص مرجاتا ہے پھر خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں کریگا (اے رسول تم کہدو کہ ہاں ضرور ایسا کریگا) اسپر اپنے وعدہ (کی وفا) لازمی

عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ

ضروری ہے مگر بہتیرے آدمی نہیں جانتے ہیں (دوبارہ زندہ کرنا اسلئے ضروری ہے) کہ جن باتوں پر یہ لوگ جھگڑا کرتے

لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

ہیں انمیں ان کے سامنے صاف واضح کردے گا اور تاکہ کفار یہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ (دنیا میں) جھوٹے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ

تھے جب ہم کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اسکے بارے میں اتنا ہی ہوتا ہے کہ ہم کہدیتے

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ع ۶

ہیں کہ ہوجا بس فوراً ہوجاتی ہے (تو پھر مُردوں کا جلانا بھی کوئی بات ہے) اور جن لوگوں نے (کفار کے) ظلم پر ظلم سہنے کے بعد

فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا

خدا کی خوشی کیلئے گھر بار چھوڑا، ہجرت کی ہم انکو ضرور دنیا میں بھی اچھی جگہ نچلا بٹھائیں گے اور آخرت کی جزا

حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش یہ لوگ جنھوں نے (خدا کی راہ میں سختیوں پر) صبر کیا اور

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں (آخرت کا ثواب جانتے ہوتے اور (اے رسول) تم

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

سے پہلے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا بنا کر بھیجا کئے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو (تم اہل مکہ سے کہو

فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۳

کہ اگر تم خود نہیں جانتے ہو تو اہل [1] ذکر (عالموں سے) پوچھو اور ان پیغمبروں کو بھیجا بھی تو) روشن دلیلوں اور کتابوں

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ

کے ساتھ اور تمہارے پاس قرآن نازل کیا ہے تاکہ جو احکام لوگوں کے لئے نازل کئے گئے ہیں

لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۴۴

تم ان سے صاف صاف بیان کر دو تاکہ وہ لوگ خود سے کچھ غور و فکر کریں تو کیا جو لوگ بڑی

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ

بڑی مکاریاں (شرک وغیرہ) کرتے تھے انکو اس بات کا اطمینان ہو گیا ہے اور مطلق خوف نہیں کہ خدا

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

انھیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے اُن پر عذاب آپہنچے کہ اس کی اُن کو خبر بھی

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ

نہ ہو یا ان کے چلتے پھرتے (خدا کا عذاب) انھیں گرفتار کر لے تو وہ لوگ اسے

بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

زیر نہیں کر سکتے یا وہ عذاب سے ڈرتے ہوں تو (اسی حالت میں) دھر پکڑ کرے اسمیں

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ

تو شک نہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا شفیق رحم والا ہے کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے کوئی ایسی

شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا

چیز نہیں دیکھی جس کا سایہ (کبھی) داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف

لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پلٹا کرتا ہے کہ (گویا) خدا کے سامنے سربسجود ہیں اور سب اطاعت کا اظہار کرتے ہیں جتنی چیزیں (چاند سورج

[1] قرآن میں جا بجا خدا نے لفظ ذکر سے حضرت رسول ص کو مراد لیا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم ایات اللہ الایہ اور اس آیت میں بھی ذکر سے حضرت رسول مراد ہیں تو اہل ذکر سے حضرت کے اہلبیت ائمہ معصومین مراد ہوئے اسی بنا پر معاذ بن عمار ذہبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور فرمایا ہم اہل ذکر ہیں دیکھو فصول مہمہ اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول نے فرمایا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجودیکہ نماز پڑھتے روزے رکھتے اور حج وغیرہ کرتے ہیں مگر منافق کے منافق ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ایسے شخص پر نفاق کیونکر داخل ہوا آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اس کو برا کہتا ہے اور اس کا امام وہ شخص ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون سے ذکر فرمایا ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ مصر اور اس روایت کو ابن مردویہ نے بھی انس بن مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا

وغیرہ) آسمانوں میں ہیں اور جتنے جانور زمین میں ہیں سب خدا ہی کے آگے سربسجود ہیں اور فرشتے (تو ہمیں ہیں) اور وہ حکم

يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ

خدا سے سرکشی نہیں کرتے اور اپنے پروردگار سے جو ان سے (کہیں) برتر و اعلیٰ ہے ڈرتے

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝۵۰ ع وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ

ہیں اور جو حکم دیا جاتا ہے فوراً بجا لاتے ہیں لہ اور خدا نے فرمایا تھا کہ دو دو معبود نہ بناؤ

اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝۵۱

معبود تو بس وہی یکتا خدا ہے تو صرف مجھی سے ڈرتے رہو۔

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے غرض سب کچھ اسی کا ہے اور خالص فرمانبرداری ہمیشہ اسی کی

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝۵۲ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

لازم ہے تو کیا تم لوگ خدا کے سوا کسی اور سے بھی ڈرتے ہو اور جتنی نعمتیں تمہارے ساتھ ہیں (سب خدا ہی کی طرف سے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ۝۵۳ ثُمَّ اِذَا

ہیں پھر جب تم کو تکلیف چھو بھی گئی تو تم اسی کے آگے فریاد کرنے لگتے ہو پھر جب وہ تم سے تکلیف کو

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۵۴

دُور کر دیتا ہے تو بس فوراً تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵۵

تاکہ جو (جو نعمتیں) ہمنے انکو دی ہیں ان کی ناشکری کریں تو (خیر دنیا میں چند روز) چین کرلو پھر تو عنقریب

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ

تمہیں معلوم ہو جائیگا اور ہمنے جو روزی انکو دی ہے اسمیں سے یہ لوگ ان بتوں کا حصہ بھی قرار دیتے ہیں جنکی حقیقت تک نہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۶ وَيَجْعَلُوْنَ

جانتے تو خدا کی (اپنی) قسم جو افترا پردازیاں تم کرتے تھے (قیامت میں) انکی بازپرس تم سے ضرور کیجائے گی اور

فرشتوں کی حالت توحید کی تعلیم

السجدۃ ۱۶ ع ۱۰

لہ حضرت رسولؐ فرماتے ہیں کہ ساتویں آسمان پر کچھ فرشتے خدا نے ایسے پیدا کئے ہیں کہ وہ جب سے پیدا ہوئے ہیں برابر سجدہ میں ہیں اور خوف خدا سے ان کے بدن کانپتے ہیں آنسو آنکھوں سے جاری ہیں۔ جب قیامت آئے گی تو سر اٹھائیں گے اور عرض کریں گے خدایا جو تیری عبادت کا حق تھا وہ ہم سے ادا نہ ہوا۔ ۱۲-۱۲-۱۲

لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا

یہ لوگ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (سبحان اللہ وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے) اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب و پسند ہیں اور

بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

جب انہیں سے کسی ایک کو لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جائے تو رنج کے مارے اسکا منہ کالا ہو جاتا ہے اور

كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوٰرٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ

وہ زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے (بیٹی کی) عار ہے جسکی اسکو خوشخبری دی گئی ہے اپنی قوم کے لوگوں سے چھپا

بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا

چھپا پھرتا ہے (اور سوچتا رہتا ہے) کہ آیا اسکو ذلت اٹھا کے زندہ رہنے دے یا (زندہ ہی) اسکو زمین میں گاڑ

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

دے دیکھو تو یہ لوگ کسقدر برا حکم لگاتے ہیں بری (بری) باتیں تو انہیں لوگوں کے لیے زیادہ مناسب ہیں

مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع

جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور خدا کی شان کے لائق تو اعلےٰ صفتیں ہیں (الوہیت ربوبیت اور وہی تو غالب اور حکیم ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا

اور اگر (کہیں) خدا اپنے بندوں کی نافرمانیوں کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر کسی ایک جاندار کو باقی

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

نہ چھوڑتا مگر وہ تو ایک مقرر وقت تک ان سب کو مہلت دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾

انکا (وہ) وقت آ پہنچے گا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

ہیں اور یہ لوگ خود جن باتوں کو پسند نہیں کرتے ان کو خدا کے واسطے قرار دیتے ہیں اور اپنی ہی زبان

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ

سے یہ جھوٹے دعوے بھی ہیں کہ آخرت میں بھی انھیں کے لئے بھلائی ہے (بھلائی تو نہیں مگر) ہاں

ع ۱۰ ۱۲

لہ مطلب ہے کہ جب خود انسان کی بیٹی کے پیدا ہونے کے وقت یہ حالت ہوتی ہے تو فرشتوں کو کیوں خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں - ۱۲-۱۲

مُفْرَطُونَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

انکے لئے جہنم کی آگ ضرور ہے اور یہی لوگ سب سے پہلے اسمیں جھونکے جائینگے (اے رسول) خدا کی (اپنی) قسم تم سے پہلے

فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

امتوں کے پاس (بہتیرے) پیغمبر بھیجے تو شیطان نے انکی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا تو وہی (شیطان) آج بھی

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

ان لوگوں کا سرپرست بنا ہوا ہے حالانکہ انکے واسطے دردناک عذاب ہے اور ہم نے تم پر کتاب (قرآن) تو

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ

اسی لئے نازل کی تاکہ جن باتوں میں یہ لوگ باہم جھگڑ رہے ہیں ان کو تم صاف صاف بیان کرو اور (علاوہ ازیں)

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ

یہ کتاب ایمانداروں کے لئے تو (از سرتاپا) ہدایت اور رحمت ہے اور خدا ہی نے آسمان

السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

سے پانی برسایا تو اس کے ذریعہ سے زمین کو مُردہ (پڑتی) ہونے کے بعد زندہ (شاداب) کیا کچھ شک

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِى

نہیں کہ اسمیں جو لوگ بستے ہیں انکے واسطے (قدرت خدا کی) بہت بڑی نشانی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ

الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ

چوپایوں میں بھی تمہارے لیے عبرت (کی بات) ہے کہ انکے پیٹ میں خاک بلا گوبر اور خون (جو کچھ بھرا ہے)

فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ

اس میں سے ہم تم کو خالص دودھ [1] پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے اور اسی

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا

طرح خرمے اور انگور کے پھل سے (ہم تمکو شیرہ پلاتے ہیں) جسکی (کبھی) تم شراب بنا لیا کرتے

وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

ہو اور (کبھی) اچھی روزی (سرکہ وغیرہ) اسمیں شک نہیں کہ اسمیں بھی سمجھدار لوگوں کے لئے (قدرت خدا کی) بڑی نشانی ہے

[1] یہ بھی خدا ہی کی قدرت ہے کہ جانور کے پیٹ سے جس میں خدا جانے کیا الا بلا بھری ہے کر خون کو ایسی لطیف چیز بنا دیتا ہے۔ سبحان اللہ۔

[2] ازخون سرخ شیر سفید آورد بجان دزخار ہائے خشک گل تر کند پدید

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ

اور (اے رسول) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تو پہاڑوں اور درختوں

بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ

اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں (اور مکانات پاٹ کر) بناتے ہیں ان میں اپنے چھتے بنا پھر ہر طرح کے

كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ

پھلوں (کے بور سے) (ان کا عرق) چوس پھر اپنے پروردگار کی راہوں میں تابعداری کے ساتھ چلی جا

مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ

مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جسکے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں

لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(کی بیماریوں) کی شفا (بھی) ہے اس میں شک نہیں کہ اسمیں غور و فکر کرنیوالوں کیواسطے (قدرت کی ۵ بہت

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى

بڑی نشانی ہے اور خدا ہی نے تمکو پیدا کیا پھر وہی تمکو (دنیا سے) اٹھالے گا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ذلیل

اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

زندگی (سخت بڑھاپے) کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد (ایسے سٹریے ہو گئے کہ) کچھ نہیں جان

عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى

سکتے بیشک خدا (سب کچھ) جانتا اور (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض

بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ

پر رزق (و دولت) میں ترجیح دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو روزی زیادہ دی گئی ہے وہ لوگ اپنی روزی میں سے اُن

رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ

لوگوں کو جنپر ان کا دست رس ہے (لونڈی غلام وغیرہ) دینے والے نہیں (حالانکہ) اس مال میں تو سب کے

سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

سب (مالک غلام وغیرہ) برابر ۵ ہیں تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمت کے منکر ہیں اور خدا ہی نے تمہارے

۵ منجملہ عجائبات قدرت کے شہد کی مکھی بھی ہے کیونکہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جسے دیکھ کر بڑے بڑوں کی عقل دنگ ہو جاتی ہے اسکے خانوں کو دیکھو کہ ٹھیک مسدس اور تمام زاویے اسکے برابر ہوتے ہیں کہیں سے کسی خانے میں کمی بیشی نہیں ہوتی اسی وجہ سے تمام خانے یکے بعد دیگرے بنتے چلے جاتے ہیں اور اگر وہ کوئی شکل بناتی تو خانوں کے برابر ایک دوسرے سے متصل بننا محال تھا یہ ریاضی آخر اُسے خدا کے سوا کس نے بتائی اس کے علاوہ اصول تمدن دیکھو کہ ان میں ایک ملکہ ہوتی ہے جسے لیسوب کہتے ہیں اور اسکے سر پر تاج ہوتا ہے اور سب مکھیاں اس کی تابع ہوتی ہیں حتیٰ کہ پہاڑی لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیوں میں شہد کی مکھی کا چھتا بھی دیتے ہیں۔ وہ لوگ چھتے میں سے پہچان کر ملکہ کو پکڑ کر پیٹی کے ساتھ کر دیتے ہیں تمام مکھیاں خود بخود اسکے ساتھ ہو جاتی ہیں ملکہ انڈے بچے برابر نہیں دیتی بلکہ صرف ایک مرتبہ اور اسکے بعد مر جاتی ہے اور اس کا بچہ اس کا قائم مقام ہوتا ہے اگر یہ مر جائے یا گم ہو جائے تو تمام مکھیاں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ یہ مکھیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنے والی کچھ پہرہ دار کچھ محافظ کہ بہار کے موسم میں شہد جمع کرتیں اور موسم خزاں کے واسطے ذخیرہ کر رکھتی ہیں غرض ایک اچھی خاصی سلطنت ہے آخر یہ باتیں انھیں خدا نے نہیں بتائیں تو اور کس نے بتائیں ۱۲ ۵ مطلب یہ ہے کہ روزی جو خدا کی دی ہوئی ہے، سب اس میں برابر ہیں کیونکہ امیروں کو بھی نوکر چاکر لونڈی غلام کو دے دلا کر اپنا ذاتی خرچ قریب قریب اتنا ہی پڑتا ہے جتنا ایک مفلس کو اس پر بھی لوگ اس خوف کے کہ ایسا نہ ہو کہ لونڈی یا غلام میرے برابر ہو جائے یا ہم اسکے سے ذلیل ہو جائیں اپنی دولت نہیں دیتے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا کے بندے اسکے پیدا کئے ہوئے یا اسکے بندوں کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بت اسکے برابر ہو جائیں ۱۲

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

لیے تمہاری بی بیاں تم ہی میں سے (تمہاری سی آدمی) بنائیں اور اسی نے تمہارے واسطے تمہاری

اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ

بی بیوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تمہیں پاک و پاکیزہ روزی کھانے

الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

کو دی تو کیا یہ لوگ باطل (شیطان بُت وغیرہ) ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی نعمت

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

(وحدانیت وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں اور خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں جو

لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

آسمانوں اور زمین میں سے ان کو رزق دینے کا کچھ بھی نہ اختیار رکھتے ہیں اور نہ قدرت

شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

حاصل کر سکتے ہیں تو تم (دُنیا کے لوگوں پر قیاس کر کے خدا کی مثالیں

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

نہ گڑھو۔ بیشک خدا (سب کچھ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ایک

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ

مثل خدا نے بیان فرمائی کہ ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملک ہے (اور) کچھ بھی اختیار نہیں

عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ

رکھتا اور ایک شخص وہ ہے کہ ہم نے اسے اپنی بارگاہ سے اچھی (خاصی) روزی دے رکھی

يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ

ہے تو وہ اس میں سے چھپا کے دکھلا کے (غرض ہر طرح خدا کی راہ میں) خرچ کرتا ہے کیا یہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

دونوں برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) الحمد للہ (کہ وہ بھی اسکے مقر ہیں) مگر ان کے بہتیرے (اتنا بھی)

خدا کے معبود اور بتوں کے معبود نہ ہونے کی مثل

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ

نہیں جانتے اور خدا ایک دوسری مثل بیان فرماتا ہے دو آدمی ہیں کہ ایک ان میں سے بالکل گونگا

عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَاْتِ

اس پر غلام جو کچھ بھی (بات وغیرہ کی) قدرت نہیں رکھتا اور (اسوجہ سے) وہ اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے

بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ

کہ اسکو جدھر بھیجتا ہے (خیر سے) کبھی بھلائی نہیں لاتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص جو (لوگوں کو) عدل و میانہ روی کا حکم کرتا ہے

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ

اور وہ خود بھی ٹھیک سیدھی راہ پر قائم ہے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں) اور سارے آسمان و زمین کی

الْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ

غیب کی باتیں خدا ہی کے لئے مخصوص ہیں اور قیامت کا واقع ہونا تو ایسا ہے جیسے پلک کا جھپکنا

هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ

بلکہ اس سے بھی جلد تر بیشک خدا ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اور خدا ہی

اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّ

نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (جب) تم بالکل ناسمجھ تھے اور تم کو

جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ

کان دیئے اور آنکھیں (عطا کیں) دل (عنایت کئے) تاکہ تم شکر کرو

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ

کیا اُن لوگوں نے پرندوں کی طرف غور نہیں کیا جو آسمان کے نیچے

السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ہوا میں گھرے ہوئے (اڑتے رہتے ہیں) انکو تو بس خدا ہی (گرنے سے) روکتا ہے بیشک اسمیں بھی

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

(قدرت خدا کی) ایمانداروں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں اور خدا ہی نے تمھارے گھروں کو تمھارا ٹھکانا قرار دیا اور

دوسری شش

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا

اُسی نے تمہارے واسطے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیے (ہلکے پھلکے) ڈیرے (خیمے) بنائے

يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَ

جنھیں تم سُبک پاکر اپنے سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان چارپایوں کی اُون اور

اَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

روؤں اور بالوں سے ایک وقت خاص (قیامت) تک کیلئے تمہارے بہت سے اسباب اور

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

بکار آمد چیزیں (بنائیں) اور خدا ہی نے تمہارے آرام کے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے

الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ

اُسی نے تمہارے چھپ کے بیٹھنے کے واسطے پہاڑوں میں گھر (غار وغیرہ بنائے) اور اسی نے تمہارے لئے

الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ

کپڑے بنائے جو تمہیں (سردی) گرمی سے محفوظ رکھیں اور لوہے کے کُرتے جو تمہیں ہتھیاروں کی زد سے

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

بچائیں یوں خدا اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے تاکہ تم اس کی فرمانبرداری کرو اس پر بھی اگر یہ لوگ (ایمان

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ

سے) منہ پھیریں تو تمہارا فرض صرف احکام کا صاف صاف پہنچا دینا ہے (بس) یہ لوگ خدا کی نعمتوں[1] کو

اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَ

پہچانتے ہیں پھر (دیدہ و دانستہ) ان سے مُکر جاتے ہیں اور انہیں کے بہتیرے ناشکرے ہیں اور

يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ

جس دن ہم ہر ایک امت میں سے (اسکے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) قبروں سے اٹھا کھڑا کریں گے پھر تو کافروں

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا

کو نہ (بات کرنیکی) اجازت دیجائے گی اور نہ انکا عذر ہی سنا جائے گا اور جن لوگوں نے (دنیا میں)

[1] بظاہر اس سے مراد جناب رسالت مآب اور اُن کے اوصیاء ہیں۔

رَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا

شرارتیں کی تھیں جب وہ عذاب کو دیکھ لیں گے تو نہ ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دیجائے گی اور جن لوگوں نے دُنیا میں خدا کا (دوسرے کو) شریک ٹھہرایا

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

تھا جب اپنے (اُن) شریکوں کو (قیامت میں) دیکھیں گے تو بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى

یہی تو ہمارے وہ شریک ہیں جنہیں ہم مصیبت کے وقت تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے تو وہ شریک انہیں کی طرف بات کچھینک ماریں گے کہ تم تو

اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

نرے جھوٹے ہو اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائینگے اور جو افترا پردازیاں دُنیا میں کیا کرتے تھے اُن سے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

غائب (غلا) ہو جائینگی۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا ان کی مفسدہ

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ

پردازیوں کی پاداش میں اُن کے لئے ہم عذاب پر عذاب بڑھاتے جائینگے اور (وہ

نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ

دن یاد کرو جسدن ہم ہر ایک گروہ [۱] میں سے انھیں میں کا ایک گواہ ان کے مقابل لا کھڑا

جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

کرینگے اور (اے رسول) تم کو اُن لوگوں پر (انکے) مقابل گواہ بنا کر لا کھڑا کرینگے اور ہمنے تم پر کتاب

تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾

(قرآن) نازل کی جس میں ہر چیز کا (شافی) بیان ہے اور مسلمان کے لئے (سرتاپا) ہدایت اور

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى

رحمت اور خوشخبری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا انصاف [۲] اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے اور قرابتداروں کو

[۱] اس کی تفصیل دیکھو سورہ بقر شروع، پارہ دوم میں صفحہ ۳۲ میں۔ ۱۲ [۲] یہ آیت اس قدر جامع و مانع ہے کہ تمام خوبیوں کا حکم اور تمام برائیوں کی ممانعت اس سے تصریحی طور پر نکلتی ہیں کوئی بات اس سے نہیں چھوٹی حتیٰ کہ اگر قرآن میں سے صرف یہی ایک آیت نازل ہوئی ہوتی تو بھی دعوے سے کہہ سکتے تھے انہ بنیان لکل شئی اس میں ہر چیز کا بیان ہے اسی بنا پر عثمان بن مظعون سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہوا کہ ایکبارگی آپ نے اپنی آنکھیں بند کیں پھر آہستہ نیچی کرنے لگے اور داہنے بائیں اس طرح دیکھتے جاتے تھے جیسے کوئی کسی کی بات سنتا ہے میں نے عرض کی میں اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کبھی اس طرح آپ کو نہیں دیکھا آپ نے فرمایا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت میرے تمام شبہات زائل ہو گئے اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔ ۱۲

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

(کچھ) دینے کا حکم کرتا ہے اور بدکاری اور ناشائستہ حرکتوں اور سرکشی کرنیکو منع کرتا ہے (اور) تمھیں نصیحت کرتا ہے

تَذَكَّرُوْنَ ۝٩٠ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا

تاکہ تم نصیحت حاصل کرو اور جب تم لوگ باہم قول و قرار کر لیا کرو تو خدا کے عہد و پیمان کو پورا کرو اور قسموں

تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ

کو ان کے پکا ہو جانے کے بعد نہ توڑا کرو حالانکہ تم تو خدا کو اپنا ضامن

اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝٩١ وَ

بنا چکے ہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اُسے ضرور جانتا ہے اور تم

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ

لوگ (قسموں کے توڑنے میں) اس عورت کے ایسے نہ ہو جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے

تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ

کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو آپس میں اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ

اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ

سے (خواہ مخواہ) بڑھ جائے اس سے بس خدا تم کو آزماتا ہے کہ تم کس کی پالائش کرتے ہو اور جن باتوں میں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٩٢ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

تم دنیا میں جھگڑتے تھے قیامت کے دن خدا خود تم سے صاف صاف بیان کر دیگا اور اگر خدا چاہتا

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

تو تم سب کو ایک ہی (قسم کا گروہ بنا دیتا مگر وہ تو جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٩٣ وَلَا

چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جو کچھ تم لوگ (دنیا میں) کیا کرتے تھے اسکی باز پرس تم سے ضرور کی جائیگی

تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ

اور تم اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ تاکہ (لوگوں کے) قدم جمنے کے بعد (اسلام سے) اکھڑ

عہد و قسم کو نہ توڑو

بدعہدی کی مذمت

ثُبُوْتُهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ

جائیں اور پھر آخر کار (قیامت میں) تمہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے روکنے کی پاداش میں

اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ

عذاب کا مزہ چکھنا پڑے اور تمہارے واسطے بڑا (سخت) عذاب ہو اور خدا کے عہد و پیمان کے

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بدلے تھوڑی قیمت (دنیوی نفع) نہ لو اگر تم جانتے (بوجھتے) ہو تو (سمجھ لو کہ) جو کچھ خدا کے پاس ہے

تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَ

وہ اس سے کہیں بہتر[1] ہے (کیونکہ مال دنیا سے) جو کچھ تمہارے پاس ہے (ایک نہ ایک دن) ختم ہو جائیگا اور جو (اجر)

لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

خدا کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا اور جن لوگوں نے صبر کیا تھا ان کو (قیامت میں) انکے کاموں کا ہم اچھے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ

اچھا اجر و ثواب عطا کرینگے مرد ہو یا عورت جو شخص نیک کام کرے گا اور وہ ایماندار بھی ہو

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ

تو ہم اسے (دنیا میں بھی) پاک و پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) جو کچھ وہ

بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

کرتے تھے اس کا اچھے سے اچھا اجر و ثواب عطا فرمائیں[2] گے اور جب تم قرآن پڑھنے

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ

لگو تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ طلب کر لیا کرو۔ اس میں شک نہیں

لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

کہ جو لوگ ایماندار ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں ان پر اس کا قابو نہیں

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ

چلتا اس کا قابو چلتا ہے تو بس ان ہی لوگوں پر جو اس کو دوست بناتے ہیں اور جو لوگ

[1] ان تمام آیات میں خداوند عالم نے بدعہدی کی ممانعت کی ہے اور اس کی مذمت بیان کی ہے کیونکہ اسلام کے قبل عرب والوں کا یہ گویا بائیں ہاتھ کا کھیل تھا کہ آج ایک قوم سے معاہدہ کیا کل اسکو کمزور دیکھا اور اس کے مخالف سے معاہدہ کر لیا اسی کو خدا نے بہت سختی سے منع کیا کیونکہ اگر مسلمان ایسا کرتے تو لوگ فوراً ہتھے سے اکھڑ جاتے اور کوئی مسلمان ہونے کی ہمت نہ کرتا اسی وجہ سے خدا نے بدعہدی کی یہ مثال دی ہے کہ جس طرح ایک بیوقوف عورت سوت کاتنے کے بعد توڑ ڈالے کیونکہ اتنی محنت کر کے اسلام کو ترقی دیتے اور ذرا سی بدعہدی میں سارا گھر بنا بنایا بگڑ جاتا۔ ۱۲

[2] اس کا مطلب بہت واضح ہے کہ دنیادار خواہ امیر ہو یا غریب کبھی آرام و خوشی سے بسر نہیں کرتا صرف دینداری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر فراغبال ہے تو خدا کا شکر اور تکلیف ہے تو صبر کرتا ہے۔ ۱۲

بدعہدی کی مذمت

صبر کی مدح و ثنا

جب قرآن پڑھو تو استعاذہ کرو

مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

اسکو (خدا کا) شریک بناتے ہیں اور (اے رسول) ہم جب ایک آیت کے بدلے دوسری آیت نازل کرتے ہیں تو

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

حالانکہ خدا جو چیز نازل کرتا ہے اس (کی مصلحتوں) سے خوب واقف ہے (مگر) یہ لوگ (تمکو) کہنے لگتے ہیں کہ تم تو بس

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ

بالکل مفتری ہو بلکہ خود انمیں کے بہتیرے (مصالح) کو نہیں جانتے (اے رسول تم صاف) کہدو کہ اس (قرآن) کو تو روح القدس (جبریل)

بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

نے تمہارے پروردگار کی طرف سے حق حق نازل کیا ہے تاکہ جو لوگ ایمان لاچکے ہیں ان کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے تو

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ

(از سرتاپا) خوشخبری ہے اور (اے رسول) ہم تحقیقاً جانتے ہیں کہ یہ کفار (تمہاری نسبت) کہا کرتے ہیں کہ

بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا

ان کو (تمکو) کوئی آدمی قرآن سکھا دیا کرتا ہے (حالانکہ بالکل غلط ہے کیونکہ) جس شخص کیطرف لوگ نسبت

لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ

دیتے ہیں اس کی زبان تو عجمی [1] ہے اور یہ تو صاف صاف عربی زبان ہے (سمیں تو شک ہی نہیں کہ جو لوگ خدا کی

اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي

آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی ان کو منزل مقصود تک نہیں پہنچائیگا اور انکے لئے دردناک عذاب ہے جھوٹ بہتان تو بس

الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

وہی لوگ باندھا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے (اور حقیقت امر یہ ہے کہ) یہی لوگ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ

جھوٹے ہیں۔ اس شخص کے سوا جو (کلمہ کفر پر [2]) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے

اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَىِٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ

مطمئن ہو جو شخص بھی ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے بلکہ خوب سینہ کشادہ (جی کھول کر)

[1] ابن عامر حضرمی کا ایک غلام ابوفکیہ رومی تھا اور وہ تلواروں کو صیقل کرتا اور شب و روز انجیل و توریت کی تلاوت کرتا اور شب کو حضرت رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سیکھتا بس پھر کیا تھا مشرکین عرب کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے کہ ابوفکیہ محمد کو قرآن تعلیم کرتا ہے ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ کیسے احمق ہیں کہ خود عربی زبان کے ماہر ہو کر ایک آیت کا جواب تو لا نہیں سکتے پھر ایک رومی شخص جو عربی زبان اچھی طرح سمجھتا بھی نہیں کیونکر قرآن تعلیم کر سکتا ہے۔ ۱۲ [2] کفار عرب جب رسول کے مقابلہ میں کوئی دلیل نہ لا سکے اور ہر طرح عاجز ہوئے تو لگے بیچارے غریب صحابہ کو اذیت و تکلیف پہنچانے اُن کی تمنا یہ تھی کہ حضرت عمار اور انکے ماں باپ سمیہ وغیرہ کو مار پیٹ کی دھمکی سے کافر بنا چھوڑیں حتی کہ ان بدبختوں نے حضرت عمار کے ماں باپ دونوں کو قتل کر ڈالا اسکے بعد حضرت عمار کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ جب قریب بہ ہلاکت پہنچے تو مجبور ہو کر جو کلمہ وہ لوگ کہلانا چاہتے تھے کہدیا لوگوں نے حضرت رسول سے کہا کہ عمار کافر ہو گئے اور حضرت عمار روتے ہوئے آپکے پاس پہنچے آپنے فرمایا عمار کے گوشت پوست میں ایمان پیوست ہو گیا ہے اور آپنے خود اپنے ہاتھ سے عمار کے آنسو پونچھے اور فرمایا عمار تم مطمئن رہو اگر وہ لوگ پھر وہ کلمہ

(باقی بر صفحہ ۴۴۵)

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کفر کرے تو اُن پر خدا کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑا (سخت)

عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى

عذاب ہے یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے دُنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت

الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

پر ترجیح دی اور اس وجہ سے کہ خدا کافروں کو ہرگز منزل مقصود تک نہیں پہنچایا کرتا یہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ

وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر خدا نے علامت مقرر

وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ

کر دی ہے کہ ایمان نہ لائیں گے اور یہی لوگ (اس کے) بے خبر ہیں کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

آخرت میں بھی یقیناً گھاٹا اٹھانے والے ہیں پھر اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان لوگوں کو

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ

جنہوں نے مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کئے اور

رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ

(تکلیفوں پر) صبر کیا اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان سب باتوں کے بعد البتہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور (اسدن کو

تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا

یاد کرو جسدن ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو جو کچھ بھی اس نے کیا تھا اسکا پورا پورا

يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

بدلہ ملیگا اور انپر کسی طرح کا ظلم نہ کیا جائے گا خدا نے ایک گاؤں کی مثل بیان فرمائی جس کے رہنے والے ہر طرح کے چین و اطمینان

يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ

میں تھے ہر طرف سے بافراغت انکی روزی انکے پاس چلی آتی تھی پھر اُن لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۴)
کہلائیں تو کہو ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۰

(حاشیہ صفحہ ھذا)
۱۰۵ اس گاؤں کی تصریح تو معلوم نہیں ہوئی مگر اتنا معلوم ہوا کہ زمانہ جاہلیت میں کسی بستی کے لوگ بہت مالدار تھے اور انکے قریب ایک نہر تھی جس کا نام بلیلان تھا آخر کثرت مال و دولت سے ان کا دماغ ایسا خراب ہوا کہ یہ لوگ خمیر کئے ہوئے آٹے سے استنجا کرتے اور نجاست کو صاف کرتے انکی سزا میں خدا نے سب نعمتیں بند کر دیں اور بہت سخت قحط ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ جس آٹے کو ان لوگوں نے نجاست سے بھر کر پھینک دیا تھا۔ اٹھا کر کھانے لگے۔ یہی حالت کفار مکہ کی بھی تھی کہ باوجود پہاڑی اور پتھریلی زمین ہونے تجھے خدا نے ہر قسم کی نعمتیں وہاں مہیا کر دیں مگر کفار کی ناشکری پر قحط شدید آیا ۱۲

ع ۱۰ ۱۲ ۱۳۰

نعمت والوں کو ناشکری کی سزا

فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا
بھی انکے کرتوتوں کی بدولت انکو مزہ چکھا دیا کہ بھوک اور خوف کو اوڑھنا (پہنچونا) بنا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
دیا اور انھیں لوگوں میں کا ایک رسول بھی ان کے پاس آیا تو انھوں نے
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اسے جھٹلا دیا پھر عذاب (خدا) نے انھیں لے ڈالا اور وہ ظالم تھے ہی تو خدا نے جو کچھ تمھیں
اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
حلال طیب (طاہر) روزی دی ہے اسکو (شوق سے) کھاؤ اور اگر تم خدا ہی کی پرستش (کا دعویٰ) کرتے
تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
ہو تو اسکی نعمت کا شکر ادا کیا کرو تم پر اس نے مُردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور جس پر (ذبح
الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
کے وقت) خدا کے سوا اور کا نام لیا جائے حرام کیا ہے پھر جو شخص (مارے بھوک کے) مجبور ہو اور نہ خدا سے
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ
سرتابی کرنے والا ہو اور نہ حد (ضرورت سے) بڑھنے والا ہو تو (اسکو حرام کھانے) تو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۱۵﴾ اور جھوٹ موٹ جو کچھ تمھاری
اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا
زبان پر آئے (بے سمجھے بوجھے) نہ کہہ بیٹھا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اسکی بدولت خدا پر جھوٹ بہتان
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
باندھنے لگو اس میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی کامیاب
لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ ۭ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَ
نہ ہوں گے (دُنیا میں) فائدہ تو ذرا سا ہے اور (آخرت میں) دردناک عذاب ہے ﴿۱۱۷﴾ اور یہودیوں
عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ
پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں جو تم سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور ہم نے تو (اس کی وجہ سے)

قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان پر کچھ ظلم نہیں کیا مگر وہ لوگ خود اپنے اوپر ستم توڑتے رہے پھر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نادانستہ گناہ کر بیٹھے اس کے

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ

بعد (صدق دل سے) توبہ کرلی اور اپنے کو درست کرلیا تو (اے رسول) اسمیں شک نہیں

رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

کہ تمہارا پروردگار اسکے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے اسمیں شک ہی نہیں کہ

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ

ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا خدا کے فرمانبردار بندے اور باطل سے کترا کے چلنے والے تھے اور مشرکین

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ

سے (ہرگز) نہ تھے اس کی نعمتوں کے شکر گزار ان کو خدا نے منتخب کرلیا تھا اور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا

(اپنی) سیدھی راہ کی انہیں ہدایت کی تھی۔ اور ہم نے انہیں دنیا میں بھی (ہر طرح کی)

حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

بہتری عطا کی تھی اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیکوکاروں سے ہوں گے (اے

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

رسول) پھر ہم نے تمہارے پاس وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو باطل

حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا

سے کترا کے چلتے تھے اور مشرکین سے نہ تھے (اے رسول) ہفتہ (کی تعظیم)

جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ

لہ کی تعظیم تو بس انہیں لوگوں پر لازم کی گئی تھی (یہود و نصاریٰ) اس کے بارے میں اختلاف کرتے تھے۔

لہ مسلمانوں نے جو جمعہ کا دن اپنی عبادت کا قرار دیا تو یہود و نصاریٰ نے اعتراض کرنے کہ یہ دین ابراہیمی کے خلاف ہے کیونکہ دین ابراہیمی کے موافق شنبہ کو عبادت کا دن قرار دینا چاہیئے اس کا خدا نے جواب دیدیا کہ شنبہ کا دن تو ابراہیمؑ کے بعد معظم قرار پایا تھا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ضروری نہیں۔ ۱۲

ملت ابراہیم کی پیروی کا حکم

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

اور کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار ان کے درمیان جس امر میں وہ جھگڑا کرتے تھے۔

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ

قیامت کے دن فیصلہ کردے گا (اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ

راہ پر حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ اور بحث و

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

مباحثہ کرو بھی تو ایسے طریقہ سے جو (لوگوں کے) نزدیک سب سے اچھا ہو اس

اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ

میں شک نہیں کہ جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک گئے انکو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اور

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ

ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی خوب واقف ہے اور اگر (مخالفین کے ساتھ) سختی کرو بھی تو ویسی ہی سختی کرو

مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ

جیسی سختی ان لوگوں نے تم پر کی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے واسطے

لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا

بہتر ہے اور (اے رسول) تم صبر ہی کرو اور خدا کی (مدد) بغیر تو تم صبر کر بھی نہیں سکتے اور ان مخالفین

تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

کے حال پر تم رنج نہ کرو اور جو مکاریاں یہ لوگ کرتے ہیں اس سے تم تنگ دل نہ ہو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اور جو لوگ نیکوکار ہیں خدا

مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

اُن کا ساتھی ہے۔